السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

پلاٹ رقبہ اس غرض سے خریدا تھا کہ یہاں مدرسہ بنے گا، یہاں بچے تعلیم حاصل کریں گے اور ضرورت پڑنے پر عید بھی پڑھی جائے گی اور جلسہ وغیرہ بھی ہوجائے گا، یہ پلاٹ زکوٰۃ کی رقم سے خریدا تھا جو اس پر عمارت تعمیر ہوئی وہ کثرت سے زکوٰۃ کی رقم سے بنی۔ قربانی کے مویشیوں کو فروخت کرکے وہ رقم بھی اس پر لگی۔ کیا اب اس کو گرا کر مسجد تعمیر ہوسکتی ہے؟ اس کا فیصلہ قرآن سنت کی رو سے وضاحت کریں۔ یہ مدرسہ یا جگہ پاکستان میں ہو یا بیرون ملک کیا سب کے لیے یکساں مسئلہ ہے؟ (مسائل مہتمم حاجی محمد ابراہیم)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مذکورہ پلاٹ چونکہ مال زکوٰۃ وغیرہ سے خرید کیا گیا اور اس کی تعمیر بھی اسی مدسے ہوئی اس لیے یہاں مسجد تعمیر نہیں ہونی چاہیے۔ کیونکہ مسجد سے تو اغنیاء بھی مستفید ہوتے ہیں جو زکوٰۃ کے مستحق نہیں، اگرچہ بعض اہل علم مسجد کو فی سبیل اللہ کے تحت داخل کرکے جواز کے قائل ہیں۔ لیکن یہ بات درست معلوم نہیں ہوتی فی سبیل اللہ کا مفہوم اگر اتنا عام ہوتا تو اس میں دیگر مصارف بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ سنن ابو داؤد وغیرہ میں مروی روایات کی بنا پر علماء کے ایک گروہ نے مصرف فی سبل اللہ کو جہاد اور حج عمرہ کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔ ہاں، البتہ اگر اس مقام پر مسجد بنانی ناگزیر ہو تو اس عمارت کی قیمت لگا کر اس قیمت سے مدرسہ کسی دوسری جگہ تعمیر کیا جائے اور اس جگہ پر مسجد تعمیر کرلی جائے یا اس رقم کو مستحقین رکوٰۃ پر تقسیم کرجائے۔ یہ عمارت اندرون ملک ہو یا بیرون ملک، سب کا حکم ایک جیسا ہے کیونکہ مکان وزمان کی تبدیلی سے شریعت میں نسخ نہیں ہوتا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص312

محدث فتویٰ